

# عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت

از

مفکر اسلام، حضرت علامہ  
سید شاہ تراب الحق قادری

تحریک اتحاد اہلسنت (پاکستان)

شعبہ  
نشر و  
اشاعت

## بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الكريم  
 ما ربيع الاول میں عموماً اور بارہ ربيع الاول کو خصوصاً، آقائے دو جہاں  
 سلیمانیہ کی ولادت پاسعادت کی خوشی میں پورے عالم اسلام میں محفل میلاد سلیمانیہ  
 منعقد کی جاتی ہیں اور میلاد النبی سلیمانیہ کی خوشی منائی جاتی ہے۔ حضور اکرم سلیمانیہ کا  
 میلاد منانا جائز و مستحب اور محبت رسول سلیمانیہ کی علامت ہے اور اس کی اصل قرآن  
 کریم و سنت سے ثابت ہے۔

## ذکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ

### حکم قرآنی بھی ہے اور سنتِ الہی بھی

ارشاد باری تعالیٰ ہوا ”وَدَّعَهُمْ إِلَيْأَنِسِ اللَّهِ“ (سورہ ابراہیم، ۵)  
 ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں اللہ کے دن یادوں اور

امام المفسرین سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے نزدیک ایام اللہ سے  
 مراد وہ دن ہیں جن میں رب تعالیٰ کی کسی نعمت کا نزول ہوا ہو۔

ان ایام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم سلیمانیہ کی ولادت و  
 مراجح کے دن ہیں، ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔ (تفیر  
 خزانہ العرفان)

blasib اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم نعمت نبی کریم سلیمانیہ کی ذات مقدسہ  
 ہے۔ ارشاد ہوا: ”إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ“

ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (آل عمران: ۱۶۳)

آقا و مولیٰ ﷺ تو وہ عظیم نعمت ہیں کہ جن کے ملنے پر رب تعالیٰ نے خوشیاں منانے کا حکم بھی دیا ہے۔

ارشاد ہوا: ”قُلْ يَفْضُلِ اللَّهُ وَبِرَحْمَتِهِ فَمِنْ لِكَ فَلَيَقْرَهُوا“

ترجمہ کنز الایمان: (اے حبیب ﷺ! قم فرماؤ، اللہ کے فضل اور اس کی رحمت (کے نزول) کے سب انہیں چاہیے کہ خوشی منائیں وہ (خوشی منانا) ان سب چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ (یونس: ۵۸)

اللہ کے فضل و رحمت سے مراد حضور ﷺ ہیں۔ سورۃ الاحزان، آیت ۷۲ میں آپ ﷺ کو ”فضل“ اور سورۃ الانبیاء، آیت ۷۱ میں ”رحمت“ فرمایا گیا ہے۔ ایک اور مقام پر نعمت کا چرچا کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا:

”وَأَمَّا بِعِنْدِهِ رِبِّكَ فَحَنِّفْ ۝“

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (سورہ الحج: ۱۱) خلاصہ یہ ہے کہ عید میلاد النبی ﷺ منانا لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلانا بھی ہے، اس کی نعمت عظیمی کا چرچا کرنا بھی اور اس نعمت کبریٰ کے ملنے کی خوشی منانا بھی۔ اگر ایمان کی نظر سے قرآن کریم و حدیث کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ذکر میلاد و مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔

سورۃ آل عمران کی آیت ۸۱ ملاحظہ کیجئے۔ رب ذوالجلال نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کی محفل میں اپنے حبیب لبیب ﷺ کی آمد کا ذکر یوں

فرمایا۔

ارشاد ہوا: ”وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيَثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَّا آتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّ لَهُ“

ترجمہ، کنز الایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب و حکمت دوں اور پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اُس کی مدد کرنا۔

یہ سب سے پہلی محفل میلا تھی جسے اللہ نے منعقد فرمایا اور اس محفل کے شرکاء صرف انبیاء کرام علیہم السلام تھے۔ اسی طرح رب تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے تذکرے بھی فرمائے ہیں اور حضور ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری اور فضائل کا ذکر تو قرآن کریم کی متعدد آیات کریمہ میں موجود ہے۔

## ذکر میلاد رسول کریم ﷺ کی سنت ہے

نبی کریم ﷺ کے میلاد پاک اور فضائل و مناقب کا ذکر خود رحمتِ عالم ﷺ کی سنت ہے۔ متدرک للحاکم اور مشکوٰۃ شریف باب فضائل سید المرسلین ﷺ میں یہ حدیث موجود ہے: میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین ﷺ (آخری نبی) لکھا ہوا تھا جبکہ (حضرت) آدم علیہ السلام اپنے خیر میں گندھے ہوئے تھے،

میں تمہیں اپنے معاملے کی ابتداء بتاتا ہوں کہ میں (حضرت) ابراہیم علیہ السلام کی دعا، (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا اور ان سے ایک ایسا نور ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

مشکلہ کے اسی باب میں ترمذی اور دارمی کے حوالے سے حدیث پاک موجود ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بعض انبیاء کرام علیہم السلام کے فضائل کا ذکر کر رہے تھے کہ اس محفل میں آقا مولیٰ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ نے اپنے فضائل خود بیان فرمائے جن میں سے ایک یہ ہے ”أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ“ خبردار رہو! میں اللہ کا حبیب ہوں۔

سید عالم، نور مجسم ﷺ کے مبارک زمانہ کی ایک او محفل میلاد جو مسجد نبوی میں منعقد ہوئی اس میں آقا مولیٰ ﷺ نے منبر شریف پر جلوہ افروز ہو کر اپنا ذکر ولادت اور اپنے فضائل بیان فرمائے۔ (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۲۰۱)

اس طرح کی کئی احادیث صحاح ستہ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

## میلاد النبی ﷺ صاحبہ کرام کی سنت ہے

محفل میلاد میں رسول کریم ﷺ کی ولادت با سعادت، اُس وقت کے مجزات اور آپ ﷺ کے فضائل و خصائص کا تذکرہ کیا جاتا ہے خواہ نظر کی صورت میں ہو یا منظوم۔ ایسی بیٹھا راحادیث ہیں جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آقا مولیٰ ﷺ کے میلاد، مجزات اور فضائل و خصائص بیان کئے ہیں۔ اگر یہ باتیں

ناجائز ہوتیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انہیں کبھی روایت نہ فرماتے اور نہ ہی محدثین انہیں اپنی کتب میں نقل کرتے۔ نامور محدثین امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، امام سقاوی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور محدث علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے میلاد النبی ﷺ کے عنوان پر باقاعدہ کتابیں تحریر کیں جبکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے توجامع ترمذی میں ایک باب کا عنوان ہی یہ لکھا ”باب ماجاء فی میلاد النبی ﷺ“

مولوی عبدالجھی لکھنؤی نے بھی اقرار کیا ہے: یہ حقیقت (یعنی میلاد منانا) رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں موجود تھی اگرچہ نام عنوان نہیں تھا۔ فنِ حدیث کے ماہرین سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی مجالس وعظ و تعلیم میں نبی کریم ﷺ کے فضائل اور آپ ﷺ کی ولادت کے حالات کا ذکر کیا کرتے تھے۔ (مجموعہ فتاویٰ، ج ۱، ص ۳۳)

رسول معظم، نورِ جسم ﷺ کے مبارک زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی چند مخالف میلاد ﷺ کا ذکر ملاحظہ فرمائیے جن میں نعتیں بھی پڑھی گئیں۔

حضور ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے منبر پر چادر بچھائی اور انہوں نے منبر پر نعت پڑھی، پھر آپ ﷺ نے اُن کے لئے دعا فرمائی۔ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۲۵)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک سے واپسی پر بارگاہِ رسالت میں ذکر میلاد پر مبنی اشعار پیش کئے۔ (اسد الغابہ، ج ۲، ص ۱۲۹)

# خاص نعمت کے نزول کے دن کو عید بنانا نبی کا طریقہ ہے

بعض لوگ یہ وسوسہ اندازی کرتے ہیں کہ اسلام میں صرف دو عید یہیں ہیں  
لہذا تیری عید حرام ہے۔ (معاذ اللہ)

یہ نظریہ باطل ہے۔ قرآن کریم سے رہنمائی لجھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**”قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْنَا مَأْبُدَةً مِنَ السَّمَاءِ  
تَكُونُ لَنَا عِيْدًا إِلَّا وَلَنَا وَآخِرًا“**

ترجمہ کنز الایمان: عیسیٰ بن مریم نے عرض کی اے اللہ اے ہمارے رب! ہم پر  
آسمان سے ایک (کھانے کا) خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلوں  
چھپھلوں کی۔ (المائدہ، ۱۱۳)

یعنی ہم اس کے نزول کے دن کو عید بنائیں، اس کی تعظیم کریں، خوشیاں  
منائیں، تیری عبادت کریں، شکر بجالاں نہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو عید  
بنانا اور خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا اور شکر بجالا نا صالحین کا طریقہ ہے اور کچھ شک نہیں  
کہ سید عالم ﷺ کی تشریف آوری اللہ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت  
ہے اس لئے حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر  
شکر الہی بجالا نا اور اظہار فرح اور سرور کرنا مستحسن و محمود اور اللہ کے مقبول بندوں  
کا طریقہ ہے۔ (تفسیر خزانہ العرفان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے آیت، "الیوم اکملت لكم دینکم" تلاوت فرمائی تو ایک یہودی نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت جس دن نازل ہوتی اس دن دو عید یہی تھیں، عید جمعہ اور عید عرفہ۔ (ترمذی)

پس قرآن کریم و حدیث سے ثابت ہو گیا کہ جس دن کوئی خاص نعمت نازل ہوا س دن عید منانا جائز بلکہ اللہ تعالیٰ کے مقرب نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔ مزید یہ کہ اسلام میں صرف دو عید یہیں بلکہ کئی عید یہیں ہیں البتہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی شہرت اس لئے زیادہ ہے کہ اہل کتاب کے دو تہوار (نیروز اور مہرگان) تھے جن سے بہتر یہ دو تہوار یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ مسلمانوں کو عطا ہوئے۔ (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہوا: عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور تشریق کے دن ہمارے عید کے دن ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ (متدرک للحاکم، ج ۱، ص ۶۰۰)

چونکہ عید جمعہ، عید عرفہ، عید الفطر اور عید الاضحیٰ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے صدقے میں ہیں، اس لئے آپ کا یوم میلاد بدرجہ اولیٰ عید قرار پایا۔

عید میلاد پہ ہوں قربان ہماری عید یہیں  
کہ اسی عید کا صدقہ ہیں یہ ساری عید یہیں

## میلاد النبی ﷺ کے دن کو عید کہنا محمد بنین کا طریقہ ہے

صحیح بخاری کے شارح، امام قسطلانی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۲۳ھ) ماہ ربیع الاول میں محافل میلاد و صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد اور انکی برکات کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:

فر حم الله امرا اتخذ ليالي شهر مولده المبارك العيادا  
فيكون اشد علة على من في قلبه مرض وعناد.

اللہ علیہ السلام ہر اس شخص پر حمتیں نازل فرمائے جس نے ماہ میلاد کی راتوں کو عید بناء کرایے شخص پر شدت کی جسکے دل میں مرض و عناد ہے۔ (مواہب الدنیہ، ج ۱، ص ۲۷)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ شیخ ابوالطیب محمد بن ابراہیم مالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۳۹ھ) کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ بارہ ربیع اول کو وہ ایک مدرسے کے پاس سے گزرتے تو انکے استاد سے فرمایا:

یافقیہ هذا الیوم سرور اصرف الصبیان

”اے فقیہ! یہ خوشی کا دن ہے بچوں کو چھٹی دے دو“۔ (الحاوی للفتاوی)

شیخ فتح اللہ بنانی مصری رحمۃ اللہ علیہ شب میلاد کی فضیلت اور عظمت بیان کرتے ہوئے اسلاف کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: ”یجب علی امة التي رفعها اللہ به علی الامم ان یتخدنوالیلۃ ولادته عیداً من اکبر الاعیاد“ اس دن کے صدقے میں اللہ علیہ السلام نے اس امت کو دیگر امتوں پر فضیلت عطا فرمائی

اس لئے امت پر واجب ہے کہ وہ میلاد نبی ﷺ کی رات کو سب عیدوں سے بڑی عید کے طور پر منا سکیں۔ (مولود خیر خلق اللہ صفحہ ۱۶۵)

## میلاد کی خوشی منانے پر کافر کے عذاب میں کمی

صحیح بخاری جلد دوم میں ہے کہ ابو لہب کے مرنے کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں بری حالت میں دیکھا اور پوچھا، مرنے کے بعد تیرا کیا حال رہا؟ ابو لہب نے کہا، تم سے جدا ہو کر میں نے کوئی راحت نہیں پائی سوائے اسکے کہ میں تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں کیونکہ میں نے محمد ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں اپنی لونڈی تھی کہ آزاد کیا تھا۔

امام ابن جزری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ: ”جب حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی کی وجہ سے ابو لہب جیسے کافر کا یہ حال ہے کہ اسکے عذاب میں کمی کردی جاتی ہے حالانکہ اسکی مذمت میں قرآن کریم نازل ہوا تو حضور ﷺ کے مومن امتی کا کیا حال ہوگا جو میلاد کی خوشی میں حضور ﷺ کی محبت کے سبب مال خرچ کرتا ہے۔ قسم ہے میری عمر کی، اسکی جزا یہی ہے کہ اللہ ﷺ اسے اپنے فضل و کرم سے جنت نعیم میں داخل فرمادے“۔ (مواہب اللہ تیج ج ۱ ص ۲۷، مطبوعہ مصر)

## خالق کائنات نے اپنے محبوب

### رسول ﷺ کا جشن میلاد کیسے منایا؟

سیرت حلیبیہ (ج ۱ ص ۸۷) اور خصائص کبریٰ (ج ۱ ص ۳۷) پر یہ

روایت موجود ہے کہ: جس سال نورِ مصطفیٰ ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ کو ودیعت ہوا وہ سال فتح و نصرت، تروتازگی اور خوشحالی کا سال کہلا یا۔ اہل قریش اس سے قبل معاشر بدھائی اور تقطیع سالی میں بنتا تھے حضور ﷺ کی ولادت کی برکت سے اس سال رب کریم نے ویران زمین کو شادابی اور ہر یामی عطا فرمائی، سو کچھ درخت پھلوں سے لد گئے اور اہل قریش خوشحال ہو گئے۔

المشت اسی مناسبت سے میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں اپنی استطاعت کے مطابق کھانے، شیرنی اور پھل وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر شمع رسالت کے پروانے چراغاں بھی کرتے ہیں، اسکی اصل مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ ہیں۔

## آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی بے

”میری والدہ ماجدہ نے میری پیدائش کے وقت دیکھا کہ ان سے ایسا نور نکلا جس سے ملکِ شام کے محلات روشن ہو گئے،“ (مشکلاۃ)  
ہم تو عید میلاد کی خوشی میں اپنے گھروں اور مساجد میں چراغاں کرتے ہیں، خالق کائنات نے نہ صرف ساری کائنات میں چراغاں کیا بلکہ آسمان کے ستاروں کو جھال رہا کر زمین کے قریب کر دیا۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ رضی اللہ عنہم فرماتی ہیں:  
جب آپ ﷺ کی ولادت ہوتی میں خانہ کعبہ کے پاس تھی، میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے روشن ہو گیا اور ستارے زمین کے اتنے قریب آگئے کہ مجھے

یہ گمان ہوا کہ کہیں وہ مجھ پر گرنہ پڑیں۔ (سیرت حلبیہ، ج ۱، ص ۹۳، خصوص کبریٰ، ج ۱، ص ۳۰، زرقانی، ج ۱، ص ۱۱۶)

## سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

میں نے تین حجہنڈے بھی دیکھے، ایک مشرق میں گاڑا گیا تھا، دوسرا مغرب میں اور تیسرا حجہنڈا خانہ کعبہ کی چھپت پر لہرار ہاتھا۔ (سیرت حلبیہ، ج ۱، ص ۱۰۹)

اس سے میلاد النبی ﷺ کے موقع پر حجہنڈے کی اصل بھی ثابت ہوئی۔

عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جلوس نکالا جاتا ہے اور نعرہ رسالت بلند کیے جاتے ہیں۔ اسکی اصل یہ حدیث پاک ہے کہ جب آقا و مولیٰ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اہلیان مدینہ نے جلوس کی صورت میں استقبال کیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ مرد اور عورت گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور خدام گلیوں میں پھیل گئے، سب با آواز بلند کہہ رہے تھے، یا محمد ﷺ یا رسول اللہ ﷺ یا رسول مبارکباد ﷺ۔ (صحیح مسلم، جلد دوم، باب الہجرة)

## محبوب کبریا ﷺ نے اپنا میلاد کیسے منایا؟

نبی کریم ﷺ کا خود اپنے میلاد کا اور اپنے فضائل کا ذکر فرماتا پہلے مذکور ہو چکا۔ صحیح مسلم میں حضرت قادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ ہر پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ سے اسکے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”ذالک یوم فیہ ولدت و فیہ انزل“

ترجمہ: اس دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ □

محدثین فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہر پیر کے دن روزہ رکھ کر اپنا میلاد منایا اور اپنے میلاد اور اپنے میلاد کے دن کی عظمت کو ظاہر کیا اور عبادت کے ذریعہ رب کریم کا شکریہ ادا کیا۔

## ۱۲ ربیع الاول ہی تاریخ ولادت مصطفیٰ ہے

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد امام ابو بکر بن شیبہ رحمۃ اللہ علیہ، صحیح اسناد کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارکہ عام افیل میں بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ (مصطفیٰ ابن ابی شیبہ)

مشہور مفسر حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے انہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارکہ بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ (سیرت ابن کثیر، ج ۱، ص ۱۹۹)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہی ہے کہ ”بارہ ربیع الاول کا قول مشہور اور جمہور کا ہے، اہل مکہ کا عمل بھی اس پر گواہ ہے کیونکہ وہ اسی رات نبی کریم ﷺ کی جائے ولادت کی زیارت کرتے ہیں اور محفل میلاد ﷺ کا انعقاد کرتے ہیں“۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۱۳۲)

## محافل کا سلسلہ بمیشہ سے جاری ہے

جشن عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت بیان کرنے کے بعد اب چند

تاریخی حوالہ جات پیش خدمت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ محافل عید میلاد النبی ﷺ کا سلسلہ عالم اسلام میں ہمیشہ سے جاری ہے۔

## محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۵۹ھ)

### فرماتے ہیں

مکہ مکرہ، مدینہ طیبہ، یمن، مصر، شام اور تمام عالم اسلام کے لوگ مشرق سے مغرب تک ہمیشہ سے حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی موقع پر محافل میلاد ﷺ کا انعقاد کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہتمام آپ ﷺ کی ولادت کے تذکرے کا کیا جاتا ہے اور مسلمان ان محافل کے ذریعے اجر عظیم اور بڑی روحانی کامیابی پاتے ہیں۔ (المیلاد الغبی، ۵۸)

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

محافل میلاد و اذکار اکثر خیر ہی پر مشتمل ہوتی ہیں، ان میں صدقات، ذکر الہی اور بارگاہ نبوی ﷺ میں درود سلام پیش کیا جاتا ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۲۹)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

”میرے نزدیک محافل میلاد ﷺ کیلئے اجتماع تلاوت قرآن کریم، حیات طیبہ کے واقعات اور میلاد کے وقت ظاہر ہونے والی علامت کا تذکرہ ان بدعت حسنہ میں سے ہے جن پر ثواب ملتا ہے کیونکہ اس میں حضور ﷺ کی تعظیم اور آپ ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار ہوتا ہے،“ (حسن المقصد فی عمل المولد فی الحاوی للفتاویٰ ج ۱ ص ۱۸۹)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

”(اللہی!) میرا ایک عمل تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ میں مجلسِ میلاد میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت عاجزی، محبت و خلوص سے تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں“ (اخبار الاحیاء، ص ۲۲۳)

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۲۳ھ) فرماتے ہیں:

ربيع الاول میں تمام اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی خوشی میں محافل منعقد کرتے رہے ہیں۔

محافلِ میلاد کی یہ برکت مجری ہے کہ اسکی وجہ سے سارا سال امن سے گزرتا ہے اور ہر مراد جلد پوری ہوتی ہے۔ (مواہب الدینیہ، ج ۱، ص ۲۷)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد شاہ عبدالحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”میں ہر سال میلاد شریف کے دنوں میں کھانا پکوا کر لوگوں کو کھلا یا کرتا تھا۔ ایک سال قحط کی وجہ سے بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ ہوا، میں نے وہی پختے تقسیم کر دیئے۔ رات کو آقا مولیٰ ک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو دیکھا کہ وہی بھنے ہوئے پختے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے حد خوش اور مسرور ہیں“ (الدرالشیخین، ص ۸)

## اکابرین دیوبند کے پیرو مرشد

حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا معمول یوں بیان کیا ہے: فقیر کا

مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ، ص ۵)

ان دلائل و براہین سے ثابت ہو گیا کہ میلاد النبی ﷺ کی محافل منعقد کرنے اور میلاد کا جشن منانے کا سلسلہ امت مسلمہ میں صدیوں سے جاری ہے اور اسے بدعت و حرام کہنے والے دراصل خود بدعتی و گمراہ ہیں۔

## میلاد النبی ﷺ کی فضیلت

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہم نے بوقت ولادت ایک ہاتھ غیبی کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا، ”ہر وہ شخص جو حضور ﷺ کے لئے کی ولادت کے باعث خوش ہوا، اس کیلئے اللہ ﷺ نے آگ سے محفوظ رہنے کے لئے حجاب اور ڈھال بنائی۔ جس نے مصطفیٰ کریم ﷺ کا میلاد منانے کیلئے ایک درہم خرچ کیا، نبی کریم ﷺ اسکے لئے شافع اور مشفع ہوں گے اور اللہ ﷺ ہر درہم کے بدلے دس گناہ عطا فرمائیگا۔“ (موالد العروض (متترجم) صفحہ ۳۹)

ثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربيع الاول  
سوائے ابلیس کے جہاں میں سمجھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

## شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

### کی دعا

”اے اللہ ﷺ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لاکن سمجھوں، میرے تمام اعمال میں فساد نیت موجود رہتی ہے، البتہ مجھ

حقیر فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور یہ وہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور بہت ہی عاجزی و انکساری محبت و خلوص کیسا تھا تیرے جبیب پاک ﷺ درود پاک بھیجا رہا ہوں۔

اے اللہ ﷺ! وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد مبارک ﷺ سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے، اس لئے اے ارحم الرحمین! مجھے کامل یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہیں جائیگا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اسکے ذریعے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی۔ (اخبار الاحیا، صفحہ ۲۲۳ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ، کراچی)

پُر ثور ہے زمانہ صحیح شب ولادت  
 پرده اٹھا ہے کس کا صحیح شب ولادت  
 جلوہ ہے حق کا جلوہ صحیح شب ولادت  
 سایہ ہے خدا کا سایہ صحیح شب ولادت  
 چھولوں سے باغ مہکے شاخوں پہ مرغ چھکے  
 عہد بہار آیا صحیح شب ولادت  
 بانٹا ہے دو جہاں میں تو نے ضیا کا باڑا  
 دے دے حسن کا حصہ صحیح شب ولادت